احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 19 اگست 2004ء 2 رجب 1425 ہجری - 19 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 185

زیارت قبور

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت یاد دلاتی ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب استئذان النبی ربه حدیث نمبر 1622)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا کہ اب تھوڑے دن باقی ہیں تو اسی لئے میں نے وہ تجویز سوچی جو قبرستان کی ہے۔ اور یہ تجویز میں نے اللہ تعالیٰ کے امر اور وحی سے کی ہے اور اسی کے امر سے اس کی بناء ڈالی ہے کیونکہ اس کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تھی۔ میں جانتا ہوں کہ یہ تجویز بھی بہت سے لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب ہوگی لیکن اس بنا سے غرض یہی ہے کہ تا آنیوالی نسلوں کے لئے ایک ایسی قوم کا نمونہ ہو (-) اور تا لوگ جانیں کہ وہ (دین) اور اس کی اشاعت کے لئے فدا شدہ تھے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) (العنکبوت:3) یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے اتنی ہی بات پر راضی ہو جاوے اور وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے؛ حالانکہ وہ ابھی امتحان میں نہیں ڈالے گئے اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے (-) (ال عمران:93) یعنی اس وقت تک تم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو گے جو تم کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔

اب غور کرو۔ جبکہ حقیقی نیکی اور رضاء الٰہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے۔ صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ یہ کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے۔ اور انہوں نے کچھ بھی نہ رکھا تھا۔ مومن کی بھلائی کے دن بھلے آتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جبکہ اس کو کچھ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق وصفا کے جواب تک چھپے ہوئے تھے ظاہر ہوں گے۔ برخلاف اس کے منافق ڈرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔

یہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے مومن اس سے خوش ہوں گے اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ میں نے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہیں کیا۔ اس میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ آخر ہم سب مرنے والے ہیں۔ اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ میں آتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم کہ اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خانوں اور زناکاری میں اور ہر قسم کے فسق وفجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو جاتا ہے جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو۔ اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا۔ جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 592)

حضور انور کے خطابات

برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ مورخہ 20 تا 22 اگست 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ اور دو خطابات ارشاد فرمائیں گے جو احمدیہ ٹیلی ویژن براہ راست نشر کرے گا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

مورخہ 20 اگست

5:00 بجے سہ پہر۔ خطبہ جمعہ

مورخہ 21 اگست

3:00 بجے سہ پہر۔ مستورات سے خطاب

مورخہ 22 اگست

7:20 بجے شام اختتامی خطاب

تحریک جدید کے قیام کی غرض

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔ اس طرح تحریک جدید کے اصول میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا تھا کہ امراء اور غرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بناء پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے۔ ان تمام مطالبات کا مقصد جماعت کے اندر اخلاق حسنہ کو قائم کرنا تھا۔"

(بحوالہ مطالبات صفحہ 173) (وکیل المال اول)

جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا پروگرام

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ مورخہ 20 تا 22۔ اگست 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن اس موقع پر جلسہ سالانہ جرمنی کے Live پروگرام ٹیلی کاسٹ کرے گا۔ ان کے علاوہ بعض دیگر ریکارڈنگز بھی نشر کی جائیں گی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

جمعۃ المبارک 20۔ اگست 2004ء

3:00 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کی تیاری
3:45 بجے سہ پہر	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتظامات جلسہ کا معائنہ
4:30 بجے سہ پہر	Live نشریات کا آغاز۔ انٹرویوز اور پرچم کشائی
5:00 بجے سہ پہر	خطبہ جمعہ (Live)
6:00 بجے سہ پہر	اعلانات۔ جلسہ سالانہ کی تاریخ (ڈاکومنٹری)
6:40 بجے شام	مہمانوں کی فرینکفرٹ اور بیت السبوح میں آمد (ڈاکومنٹری)
7:00 بجے رات	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
7:55 بجے رات	Live نشریات کا آغاز
8:00 بجے رات	تلاوت، نظم
8:20 بجے رات	تقریر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی
9:00 بجے رات	تقریر۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا
9:40 بجے رات	نظم
9:50 بجے رات	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات
10:20 بجے رات	سارے دن کی جھلکیاں۔ اعلانات

ہفتہ 21۔ اگست 2004ء

3:00 بجے سہ پہر	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا مستورات سے خطاب (Live)
4:45 بجے سہ پہر	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی 2004ء (ریکارڈنگ)
5:45 بجے سہ پہر	100 بیوت الذکر کے بارے میں ڈاکومنٹری
6:15 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات (Live)
8:50 بجے رات	جرمنی سے Live نشریات
9:00 بجے رات	تقریر۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب
9:40 بجے رات	نظم
9:50 بجے رات	تقریر۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی
10:30 بجے رات	سارے دن کے پروگراموں کی جھلکیاں

اتوار 22۔ اگست 2004ء

4:30 بجے سہ پہر	تلاوت۔ نظم
4:50 بجے سہ پہر	تقریر۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ
5:30 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات
6:00 بجے سہ پہر	جلسہ پر آنے والے مہمانان سے انٹرویوز
6:45 بجے شام	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات (Live)
7:00 بجے شام	تلاوت۔ نظم
7:20 بجے شام	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

12 ویں قومی سوئمنگ چیمپئن شپ

ایج گروپ انڈر 15 و 18

منعقدہ 3 تا 5/اگست۔ سوئمنگ پول ربوہ

پنجاب سوئمنگ ایسوسی ایشن نے پاکستان سوئمنگ فیڈریشن کے زیر اہتمام مورخہ 3 تا 5/اگست 2004ء بارہویں قومی سوئمنگ چیمپئن شپ ایج گروپ انڈر 15 و 18 ربوہ سوئمنگ پول میں منعقد کی۔ پاکستان کی سطح پر منعقد ہونے والے تیراکی کے ان مقابلوں میں چاروں صوبوں اور پاکستان ائرفورس کی ٹیموں نے شرکت کی اور دلچسپی اور جوش وخروش سے مقابلوں میں حصہ لیا۔ کھلاڑیوں کے علاوہ پاکستان کے نامور تیراک، آفیشلو، پاکستان سوئمنگ فیڈریشن اور پنجاب سوئمنگ ایسوسی ایشن کے عہدیدار اس چیمپئن شپ میں شامل ہونے کیلئے ربوہ آئے۔ یہ مقابلہ جات جھنگ ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن ربوہ کے تعاون سے کرائے گئے، جس کی انتظامیہ نے ان کی میزبانی کے فرائض انجام دیئے،

مورخہ 3/اگست 2004ء کو مقابلہ جات کا افتتاح ہوا اور شام پانچ بجے مقابلے شروع ہوئے۔ 15 اور 18 سال تک کے کھلاڑیوں کے مابین درج ذیل مقابلہ جات ہوئے۔

1۔ فری سٹائل، 50-100-200 میٹر
2۔ بیک سٹروک 100-200 میٹر
3۔ بریسٹ سٹروک 100-200 میٹر
4۔ بٹرفلائی 50-100 میٹر
5۔ انفرادی میڈلے 200 میٹر
6۔ فری سٹائل ریلے 4x100 میٹر
7۔ میڈلے ریلے 4x100 میٹر

دوسرے دن صبح 9 سے 10:30 بجے تک اور شام کو 5 سے 7 بجے تک روزانہ مقابلہ جات کروائے جاتے رہے۔ ربوہ سوئمنگ پول کو اس موقع پر خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا۔ پول کے چاروں طرف شامیانے لگا کر مختلف شعبہ جات کے لئے جگہ بنائی گئی تھی۔ پول کے غربی جانب سٹیج، شرقی جانب شائقین کیلئے سٹیڈیم اور شمال اور جنوب کی طرف کھلاڑیوں اور آفیشلو کے بیٹھنے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ سوئمنگ پول کے صاف شفاف پانی میں سیاہ وسفید بڑے بڑے موتیوں کی زنجیر بنا کر کھلاڑیوں کیلئے سوئمنگ کا راستہ بنایا گیا تھا۔ یاد رہے کہ ربوہ لاہور کے بعد پنجاب کا دوسرا شہر ہے جس میں یہ قومی سوئمنگ چیمپئن شپ منعقد ہوئی ہے۔

ضلع جھنگ میں واقع واحد سوئمنگ پول ربوہ کا پاکستان کے بہترین سوئمنگ پولز میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی 50 میٹر اور چوڑائی 25 میٹر ہے۔ جو انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق ہے۔ تمام مقابلہ جات پرسکون اور بھائی چارے کی فضا میں منعقد ہوئے۔ صوبہ پنجاب کی ٹیم نے سب سے زیادہ مقابلہ جات میں فتح حاصل کر کے اوور آل ٹرافی حاصل کی۔ انڈر 18 کے مقابلوں میں پنجاب نے 13 گولڈ، 8 سلور اور 2 برونز میڈلز حاصل کر کے 144 پوائنٹس حاصل کئے، اسی طرح انڈر 15 مقابلوں میں 14 گولڈ، 7 سلور اور 3 برونز میڈلز حاصل کر کے 136 پوائنٹس حاصل کئے اور ان مقابلوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ صوبہ سندھ کی ٹیم نے مجموعی طور پر دوسری اور صوبہ سرحد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پنجاب کے سکندر خان انڈر 18 کے بہترین تیراک اور پنجاب ہی کے سلمان خان انڈر 15 کے بہترین تیراک قرار پائے۔

عبدالعزیز آف پنجاب، پاکستان کے ابھرتے ہوئے نوجوان تیراک ہیں۔ جو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی نویں سیف گیمز 2004ء میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ انہوں نے 100 میٹر بریسٹ سٹروک انڈر 18 میں ایک منٹ 14.81 سیکنڈ کے ساتھ نیا قومی ریکارڈ قائم کیا۔ انہوں نے آرمی کے ناصر محمود کے ریکارڈ ایک منٹ 15.32 سیکنڈ کو Beat کیا۔ جو انہوں نے اگست 1999ء کو کراچی میں بنایا تھا۔ اس طرح ربوہ شہر میں منعقد ہونے والے یہ مقابلہ جات حسن انتظام اور معیاری کھیل کے لحاظ سے تاریخی حیثیت اختیار کر گئے۔ ان مقابلہ جات کے انعقاد کو کامیاب بنانے میں انتظامیہ نے جو ربوہ کے نوجوانوں پر مشتمل تھی خصوصی مساعی کی۔ اور تمام اخراجات برداشت کئے۔ تمام کھلاڑیوں اور آفیشلو کی رہائش، طعام اور ٹرانسپورٹ کا بہترین انتظام موجود تھا۔ کھلاڑیوں اور ٹیم انتظامیہ نے ان انتظامات کو بے حد سراہا اور اسے پاکستان سوئمنگ کی تاریخ میں انتہائی کامیاب قرار دیا۔

ان مقابلوں کی اختتامی تقریب مورخہ 5/اگست 2004ء کو شام سات بجے منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی جناب سید ذوالفقار شاہ صاحب ڈپٹی ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر جھنگ تھے۔ انہوں نے پوزیشنز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں، آفیشلو اور انتظامیہ کے ممبران میں انعامات اور ٹرافیاں تقسیم کیں۔ اس موقع پر کامران بٹ صاحب سیکرٹری پنجاب سوئمنگ ایسوسی ایشن نے اظہار خیال کرتے ہوئے جھنگ ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن ربوہ، انتظامیہ اور دیگر عہدیداران کی کاوش کو سراہا اور ان کامیاب مقابلہ جات کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ نیز پاکستان کے دور دراز علاقوں سے شدید موسم اور سفری صعوبتوں کو برداشت کر کے آئے ہوئے کھلاڑیوں، آفیشلز اور ماہرین کی ربوہ آمد پر شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے اختتام پر پاکستان کا قومی ترانہ بجایا گیا، جس کے احترام میں جملہ

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

غزوات النبیؐ میں خلق عظیم

تقریر جلسہ سالانہ 1981ء

فتح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان اخلاق کا ظہور

اس فتح مبین کا سہرا آنحضرت ﷺ کے سر تھا، آپؐ نے بارہا گرتے ہوئے صحابہ کو سنبھالا اور لڑکھڑاتے جسموں کو سہارا دیا

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیحؒ الرابع)

﴿قسط چہارم آخر﴾

تخلیق آدم کا وہ شاہکار ایک کوہ وقار بنا بیٹھا تھا۔ غم اور غصے سے مغلوب ہو کر اس کا بدن نہیں کانپا۔ اس کے ہونٹ نہیں کپکپائے۔ دیکھنے والوں نے اس کے جسم پر کوئی لرزہ طاری ہوتے ہوئے نہ دیکھا۔

کون کہہ سکتا ہے کہ وہ دل زخمی نہ تھا۔ کون گمان کر سکتا ہے کہ آپ کا سینہ اس مظلوم کی حالت زار پر ہمدردی اور رحمت کے جذبات سے امڈ نہ آیا تھا۔ کون تصور بھی کر سکتا ہے کہ اس دل کا حال جو سارے جہانوں کیلئے رحمت تھا۔ جو رؤف تھا رحیم تھا۔ جو اپنے غلاموں کے ساتھ ہر دوسرے سے بڑھ کر پیار کرنے والا تھا۔ ویسی شفقت تو کسی نے کبھی مادر مہربان سے بھی نہ دیکھی تھی جو اس سے دیکھی۔ لیکن آپ کے جذبات ہمیشہ اعلیٰ اصولوں کے تابع رہے اور انہیں مرضیٔ خدا سے سرمو انحراف کی تعلیم نہ تھی۔ پس موجزن جذبات اور اعلیٰ اصولوں کی اس کشمکش میں اصولوں کی فتح ہوئی اور اپنے جذبات کو ایک آہنی عزم کے ساتھ آپ نے زیر نگیں رکھا۔

آپ نے بڑے تحمل اور بردباری کے ساتھ حالات کا جائزہ لیا اور سہیل بن عمرو سے فرمایا کہ ابھی تو معاہدہ کی تحریر پر دستخط نہیں ہوئے اس لئے اپنے بیٹے کو ساتھ لیجانے پر اصرار نہ کرو۔ اس نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ دستخط ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں یہ شرط ہمارے درمیان تقریباً طے شدہ تھی اس لئے اے محمد! معاہدہ کی پابندی کا یہ آپ کا پہلا امتحان ہے۔

دیکھو اس کے منہ سے یہ کیسی احمقانہ بات نکلی وہ جو تعلیم اخلاق کی الف ب نہ جانتا تھا استاد کامل کا امتحان لینے کی باتیں کر رہا تھا لیکن آنحضورؐ نے اس کی جہالت کو نظر انداز فرماتے ہوئے بڑی نرمی کے ساتھ اسے فرمایا سہیل جانے بھی دو۔ چھوڑو ان باتوں کو۔ دیکھو اور نہیں تو میری خاطر ہی اتنی سی بات مان جاؤ کہ اپنے بیٹے کو میری امان میں آنے دو لیکن افسوس کہ آنحضور ﷺ کے دل جیتنے والے انداز طلب نے بھی اس کے سینے کے پتھر پر اثر نہ کیا۔ کاش وہ ایسا کرتا تو اس کے دنیا و آخرت سنور جاتے۔ یہ لمحہ تاریخ کے ان معدودے چند لمحات میں سے ایک تھا کہ جب آنحضورؐ نے کسی سے اپنی ذات کا واسطہ دے کر کسی کے لئے رحم کی اپیل کی ہو۔ لیکن اس نے نہ سمجھنا تھا نہ سمجھا۔ پس آنحضورؐ نے مزید اصرار نہ فرمایا اور اس کے مؤقف کو تسلیم کر کے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ اہل ایمان کے معاہدات کسی تحریر یا دستخط کے پابند نہیں ہوا کرتے بلکہ مومن کے منہ سے جو بات بھی نکل جاتی ہے وہی پتھر کی لکیر اور لازوال اور انمٹ تحریر بن جاتی ہے۔ آنحضورؐ کیلئے جذبات کی ہر قربانی ممکن تھی لیکن یہ ممکن نہ تھا بخدا یہ ممکن نہ تھا کہ معاہدہ شکنی کرتے ہوئے اپنے رحم و شفقت کے جذبات کی تسکین کرتے۔

جب یہ بات کھل گئی کہ ابو جندلؓ کو بہر حال اپنے شقی القلب باپ کی حراست میں جانا ہوگا تو اپنے بھیانک مستقبل کے خیال سے اس کے ہوش و حواس جاتے رہے اور ایک ایسی حرکت اس سے سرزد ہوئی کہ عام حالات میں وہ کبھی ایسی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس نے یہ سمجھا کہ آنحضورؐ تو مجھے پناہ نہیں دیتے ہاں صحابہؓ کا یہ جھرمٹ جن کی آنکھیں میرے لئے اشکبار اور خون آلود ہیں شاید یہی مجھے پناہ دے دیں۔ پس اس نے آخری اپیل آنحضور سے نہیں بلکہ صحابہؓ سے کی اور بڑی گریہ وزاری کے ساتھ ان کی منت کرنے لگا کہ دیکھو! اپنے مظلوم اور لاچار اور ستم رسیدہ بھائی کو بھیڑیوں کے منہ میں واپس نہ بھیجو۔

یہ ابو جندل کی کم فہمی تھی۔ بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ صحابہؓ اپنے امام سے آگے بڑھ کر کسی کو بچانے کی کوشش کرتے ان کو تو تعلیم ہی پیچھے چلنے کی تھی۔ ان کی تو زندگی کا انحصار اس بات پر تھا کہ قدم قدم محمد مصطفیٰؐ کے پیچھے پیچھے چلیں۔ پس کوئی ٹس سے مس نہ ہوا۔ کہیں کوئی حرکت نہ ہوئی۔ ہاں حضرت علیؓ کا قلم بوجھل دل کے ساتھ پھر حرکت میں آیا اور معاہدہ کی رکی رکی تحریر پھر سے چل پڑی۔ تب آنحضورؐ نے ابو جندل کو مخاطب کر کے فرمایا جاؤ اور اللہ پر توکل رکھو وہ تمہارے لئے کوئی نجات کی صورت نکالے گا۔

ابو جندل چلے گئے لیکن ایک دل میں کھٹکنے والی بات پیچھے چھوڑ گئے۔ اس بات کو پڑھ کر آج بھی تعجب ہوتا ہے کہ آخر انہیں کیا سوجھی کہ آنحضورؐ کو چھوڑ کر براہ راست صحابہؓ سے اپیل کرنے لگے۔ لیکن نہیں اس حالت میں یقیناً وہ بے بس اور بے اختیار تھے شاید مصائب کی شدت نے انہیں مختل کر دیا تھا اور وہ بے سوچے سمجھے اس طرح ہاتھ پاؤں مار رہے تھے جیسے ڈوبتا ہوا تنکوں کا سہارا ڈھونڈتا ہے اگر سوچ کی ادنیٰ سی قوت بھی ان میں ہوتی تو وہ یقیناً جان لیتے کہ محمد ﷺ سے بڑھ کر صحابہؓ نے بھلا ان پر کیا رحم کرنا تھا رحم کی تعلیم تو دبستان محمدؐ ہی سے انہوں نے پائی تھی۔ نرمی اور شفقت اور رافت کے سبق تو خود آنحضورؐ نے ہی انہیں پڑھائے تھے جب تک محمد مصطفیٰ ﷺ کے اعجاز نے انہیں دل نہ عطا کئے ان کے سینوں میں بھی تو ویسے ہی پتھر دفن تھے جیسے اس کے باپ سہیل کے سینہ میں تھا۔ وہ بھول گیا کہ آج ان پتھروں سے جو رحمت کے چشمے پھوٹتے ہوئے اس نے دیکھے وہ آنحضورؐ کی لمس کا ہی تو کرشمہ تھا۔ اسے یاد نہ رہا کہ یہ ہمدردی کے پتلے جنہیں آج وہ اصحاب محمدؐ کی صورت میں دیکھ رہا ہے کل تک وہی صحرائے عرب کے وحشی ہی تو تھے جو اپنی ہی معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ تک نہ گرتا تھا۔

ابو جندل کی اس نادانی پر کوئی شکوہ نہیں کیونکہ وہ اس وقت اپنے ہوش و حواس میں نہ تھے ہاں وہ ابو جندل اپنے ہوش و حواس میں نہ تھے جو ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنے ہوئے گرتے پڑتے واپس مکہ کی طرف جا رہے تھے۔

پس معاہدہ کی یہ شرط کہ قریش میں سے جو بھی مسلمان ہو کر محمد مصطفیٰ کی پناہ میں آنا چاہے گا اسے واپس لوٹا دیا جائے گا صحابہؓ کے دل پر سب سے زیادہ شاق گزری اور اسے حد سے زیادہ کمزوری اور ذلت کا نشان سمجھا گیا لیکن بہت جلد آنے والے دنوں نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ شرط صحابہؓ کی کمزوری اور ذلت کا نہیں بلکہ قریش مکہ کی کمزوری اور ذلت کا نشان بننے والی تھی۔ صلح حدیبیہ کو زیادہ دیر نہ گزری کہ مکہ کے ایسے مظلوم مسلمان جنہیں مدینہ میں پناہ نہ مل سکتی تھی ابو بصیر کی سرکردگی میں جمع ہونے لگے۔ ابو جندلؓ بھی انہی نوجوانوں میں سے ایک تھا جس کیلئے محمد مصطفیٰؐ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے یہ سبیل نکالی تھی۔ یہ مقام اس شاہراہ عرب پر واقع ہے جو مکہ سے گزر کر شام کی طرف جاتی ہے اور دونوں کے درمیان تجارتی گزرگاہ ہے۔ پس وہ نوجوان جو اسلام قبول کر لیتے وہ بھاگ کر اس مقام پر جمع ہو جاتے اور قریش سے ان کے مظالم کا بدلہ اس طرح لیتے کہ جب موقع پاتے ان کے تجارتی قافلوں کو لوٹ لیتے۔ نو مسلم مہاجرین کا یہ گروہ قریش مکہ کیلئے ایک مصیبت بن گیا کہ ان کے دل کا چین اٹھ گیا اور راستے کا امن برباد ہو گیا۔ مسلمانوں کیلئے تو حدیبیہ کی صلح حقیقتاً امن کا پیغام لائی لیکن قریش مکہ کیلئے بدامنی اور بے چینی کا ایک در کھول دیا جو دن بدن اور کشادہ ہوتا جا رہا تھا۔ پس وہی شرط جسے صحابہؓ اپنی ذلت کا نشان سمجھے بیٹھے تھے دیکھتے دیکھتے کفار کی ذلت کا نشان بن گئی اور حد درجہ ذلیل ہو کر اور گر گر کر خود انہی کو آنحضورؐ سے یہ درخواست کرنی پڑی کہ خدا کیلئے معاہدہ کی اس شرط کو منسوخ سمجھیں اور اپنے نو مسلموں کو اپنے پاس بلا لیں۔ پس اس پہلو سے بھی صلح حدیبیہ آنحضورؐ کیلئے محض ایک صلح نہیں بلکہ فتح مبین ثابت ہوئی۔

آخری بات

واقعات حدیبیہ کا بغور جائزہ لیں تو آخری بات یہی نتھر کر سامنے آتی ہے کہ اگرچہ حدیبیہ کی جنگ تیروں اور تلواروں اور نیزوں اور برچھیوں سے نہیں لڑی گئی اور انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اس میں نہیں بہایا گیا تاہم یہ ایک جنگ تھی جو بڑی شدت اور زور کے ساتھ انسانوں کے سینوں میں لڑی گئی۔ یہ جنگ نفس اور ضبط نفس کی جنگ تھی۔ یہ جنگ رضائے خویش اور مرضیٔ خدا کی جنگ تھی۔ اقتلوا انفسکم کا حکم جاری تھا۔ ہر طرف آرزوؤں کے سر کاٹے جا رہے تھے اور امنگوں کے سینے پھاڑے جا رہے تھے۔ بلاشبہ نفس انسانی کا اس موقع پر ایسا قتال ہوا کہ ہر طرف کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ لیکن خدا کی قسم! اس فتح مبین کا سہرا تمام تر محمد مصطفیٰؐ کے سر تھا۔ یہ آپؐ ہی تھے جنہوں نے بارہا گرتے ہوئے صحابہؓ کو سنبھالا اور لڑکھڑاتے ہوئے جسموں کو سہارا دیا۔ یہ آپؐ ہی تھے جنہوں نے ان کے اکھڑتے ہوئے قدموں کو ثبات بخشا اور گرتی ہوئی ہمتوں کو ابھارا۔ ہاں یہ آپؐ ہی تھے۔ آپؐ نے دلوں کو ڈھارس دی تو دل سنبھلے۔ آپؐ نے حوصلہ دلایا تو حوصلے پیدا ہوئے۔ آپؐ نے ان کی روحوں کو ہلاکت سے بچایا اور ان کے ایمانوں کو نئی زندگی بخشی۔ وہ غلام جنہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ اے اللہ کے رسولؐ ہم تیرے آگے بھی لڑیں گے تیرے پیچھے بھی لڑیں گے۔

تیرے دائیں بھی لڑیں گے اور تیرے بائیں بھی لڑیں گے۔ یہ کیسا دن طلوع ہوا کہ آج خدا کا وہی برگزیدہ رسول ان کے آگے بھی لڑ رہا تھا اور ان کے پیچھے بھی لڑ رہا تھا۔ ان کے دائیں بھی لڑ رہا تھا اور ان کے بائیں بھی لڑ رہا تھا اور شیطانی وساوس اور تاریک گمانوں کے چوطرفہ حملہ سے ان کی حفاظت فرما رہا تھا۔

بلاشبہ یہ آنحضورؐ کی رفعت شان اور عظمت کردار کا ایک عظیم معجزہ تھا کہ ایک غیر متزلزل عزم اور آہنی ارادہ کے ساتھ ان کے نفوس کی باگیں تھامے ہوئے تھے۔

میدان اخلاق کا یہ بے مثل شہسوار اس روز ایک نئی شان اور نئی آن بان کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔

پس تعجب نہیں کہ رب المجد والعلیٰ نے آپؐ کو عظیم الشان خلعتوں سے نوازا۔ اکرام پر اکرام کیا اور انعام پر انعام فرمایا اور پیار کا ایسا اظہار کیا کہ کسی آقا نے کسی پیارے غلام سے کیا ہوگا۔ وہ آپؐ سے ایسا راضی ہوا کہ آپؐ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور آپؐ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا۔

پھر سب سے اول فتح مبین کی خوشخبری کیلئے آپؐ ہی کو چنا اور اس خطاب میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا۔ انا فتحنالک فتحامبینا یعنی اے ہمارے بندے ہم نے یہ فتح مبین تجھے عطا کی ہے پس دوسرے سب جشن منانے والے تیرے ہی واسطہ اور تیرے ہی وسیلے سے اس میں شریک ہوں گے۔

پھر یہ خوشخبری بھی سنائی کہ وہ حج جو دنیا کی نظر نے تجھے کرتے ہوئے نہیں دیکھا خدا کی نظر نے دیکھا اور اسے قبول کیا اور اس شان سے قبول کیا کہ کبھی کوئی حج ایسا قبول نہیں ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ قبولیت حج کے نشان کے طور پر دوسرے سب حجاج کے تو پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں لیکن خدا نے آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یعنی اے ہمارے بندے ہم نے تیری پچھلی لغزشیں بھی معاف فرمادیں اور اگلی لغزشیں بھی معاف فرمادیں۔ پس رب العزت کی نگاہ میں تیرا ماضی بھی پاک اور بے داغ ٹھہرا اور تیرا مستقبل بھی پاک اور بے داغ ٹھہرا۔ قیامت تک ظاہر بین آنکھوں کے لئے اس میں یہ سبق ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر نہ کئے ہوئے حج بھی کئے ہوئے ہر دوسرے حج پر سبقت لے جاتے ہیں۔ چشم بصیرت سے ذرا دیکھو تو سہی کہ آغاز بیت اللہ سے لے کر اس دنیا کے انجام تک کروڑوں اربوں انسانوں نے حج کیا اور حج کرتے رہیں گے۔ حجاج کے بڑے بڑے قافلے طواف کرتے ہوئے اللہ کے گھر کے گرد گھومے اور گھومتے رہیں گے لیکن خدا کی قسم! کسی حج کرنے والے کا حج ایسا قبول نہیں ہوا نہ ہوگا جیسا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا وہ حج جو بظاہر آپؐ نہ کر سکے۔

یہ وہ حج تھا جو مکہ میں نہیں بلکہ حدیبیہ کے میدان میں کیا گیا۔ یہ حج وہ تھا جس کے دوران بیت اللہ مکہ میں نہیں بلکہ حدیبیہ کی وادی میں دکھائی دیا۔ یہ وہ دن تھا جب رب کعبہ اپنی تمام شان اور تمام رعنائیوں کے

باقی صفحہ 7 پر

تحریک وقف نو اور عظیم الشان انقلاب

محمد سلطان ظفر صاحب

خدا کی راہ میں ہر قسم کی قربانیوں کی اعلیٰ و ارفع مثال ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ ہیں، جنہوں نے دور نبوت میں میدہ کی روٹی تو کجا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی بھی کبھی نہ کھائی اور ہمیشہ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے رہے۔ اور آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے آپ کے صحابہؓ بھی اپنے جان و مال اللہ تعالیٰ کے حضور بخوشی پیش کرتے رہے۔

آج کے دور میں قربانی کا یہ جذبہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنائے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود، ان کے رفقاء، خلفائے احمدیت اور ان کے غلاموں کی زندگیاں عظیم الشان قربانیوں کا مرقع ہیں۔ جن کی وجہ سے آج دنیا کے کروڑوں نفوس حقیقی دین کا پھل کھا رہے ہیں۔

مقصد جتنا اعلیٰ اور عظیم ہو اس کے لئے محنت اور قربانی بھی اسی قدر زیادہ کرنا پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے لئے جو ترقیات مقدر کی ہیں ان کو حاصل کرنے کے لئے ہماری قربانیوں کا معیار بھی بلند پایہ ہونا ضروری ہے۔ اسی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 3 اپریل 1987ء کو ایک عظیم الشان تحریک کی بنیاد رکھی جس کا نام تحریک وقف نو ہے۔ حضور نے تحریک پیش کرنے سے پہلے انتہائی عارفانہ اور ایمان افروز انداز میں رسول کریم حضرت محمد ﷺ کی پاک سیرت کے اس پہلو سے روشناس کروایا جو آپ ﷺ کی عظیم قربانیوں سے تعلق رکھتا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنا سکھلاتا ہے۔

تحریک وقف نو کی اہمیت اس لئے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے خود حضور کے دل میں یہ بات ڈالی کہ حضور تحریک وقف نو پیش کریں۔ آپ نے فرمایا:۔

"پس اس رنگ میں آپ اگلی صدی میں جو خدا کے حضور جو تحفے بھیجنے والے ہیں یا مسلسل بھیج رہے ہیں، مسلسل احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے شمار چندے دے رہے ہیں۔ مالی قربانیاں کر رہے ہیں، وقت کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ واقفین زندگی ہیں۔ ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا۔ مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتادوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کریں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کردے اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہوسکی تھیں...... تو اب ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ 3 اپریل 1987ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہمیں یہ بات بھی بڑے واضح الفاظ میں، مثالوں سے سمجھائی کہ اولاد کی قربانی درحقیقت مال اور جان کی قربانی سے بڑھ کر ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"...... ہمایوں کے متعلق بھی بابر نے جب یہ سوچا کہ ہمایوں کی زندگی بچانے کے لئے میں خدا کے سامنے اپنی کوئی پیاری چیز پیش کروں تو کہتے ہیں کہ بابر اس کے گرد گھومتا رہا، اس نے سوچا کہ میں ہیرا جو مجھے بہت پیارا ہے دے دوں۔ پھر خیال آیا کہ ہیرا کیا چیز ہے میں یہ دے دوں۔ پھر خیال آیا کہ پوری سلطنت مجھے بہت پیاری ہے میں پوری سلطنت دے دیتا ہوں اور پھر سوچتا رہا۔ پھر آخر اس کو خیال آیا۔ اس کے نفس نے اس کو بتایا کہ تجھے تو اپنی جان سب سے زیادہ پیاری ہے۔ اس وقت اس نے یہ عہد کیا اور خدا سے دعا کی کہ اے خدا واقعی اب میں سمجھ گیا ہوں کہ مجھے سب سے زیادہ پیاری چیز میری جان ہے۔ اے خدا! تو میری جان لے لے اور میرے بیٹے کی جان بچالے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ واقعتاً اس وقت کے بعد سے پھر ہمایوں کی صحت سدھرنے لگی اور بابر کی صحت بگڑنے لگی۔"

(خطبہ جمعہ 3 اپریل 1987ء)

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک وقف نو کے بارہ میں پانچ اہم خطبہ ہائے جمعہ مندرجہ ذیل تاریخوں کو ارشاد فرمائے۔

3 اپریل 1987ء، 10 فروری 1989ء، 17 فروری 1989ء، 8 ستمبر 1989ء، یکم دسمبر 1989ء۔

نیز ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جون 2003ء کو واقفین نو کے بارہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تحریک وقف نو کی روح کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور اس کے بارہ میں جامع ہدایات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ بالا خطابات سننا، پڑھنا اور سمجھنا ازحد ضروری ہیں۔

ان خطبات میں ہمارے پیارے خلفاء نے واقفین نو کی آئندہ زندگی کے ہر پہلو کا کما حقہ احاطہ کیا ہے اور ہمیں ان تمام ہدایات سے نوازا ہے جن کی ہمیں مستقبل قریب و بعید میں ضرورت پیش آسکتی ہے۔ یہ خطبات واقفین و غیر واقفین بچوں کے لئے یکساں مشعل راہ ہیں۔ ہمارے پیارے خلفاء نے اپنے خطبات میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت ان کے مستقبل کے بعض ایسے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جن کو ایک عام انسان معمولی خیال کرتا ہے اور زیادہ توجہ نہیں دیتا۔

اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے کہ تمام دنیا کے واقفین نو کی تعلیم و تربیت، خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذات خود فرماتے ہیں۔ گلشن وقف نو اور بوستان وقف نو کے ناموں سے تیار ہونے والے پروگراموں میں حضور بنفس نفیس رونق افروز ہو کر بچوں میں علم و معرفت کے خزائن لٹاتے ہیں۔ یہ پروگرام TV پر ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور کمپیوٹر پر www.alislam.org کے ذریعہ دنیا کے ہر ملک میں باقاعدگی سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

تحریک وقف نو کوئی عام دنیاوی تحریک نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی عظیم تحریک ہے جو خدا کے حکم سے شروع کی گئی ہے اور جس کی نگرانی خلیفۃ المسیح کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان ننھے ننھے پودوں کی حفاظت اور تربیت کے دوران اپنے عمل، صبر اور دعاؤں سے اپنی قربانیوں کا معیار اتنا اعلیٰ کرنا پڑے گا جو مالی قربانیوں کے معیار سے بھی بڑھ کر ہو اور جان کی قربانیوں کے معیار سے بھی بڑھ کر ہو۔ اسی صورت میں ہم یہ ثابت کرسکیں گے کہ بچوں کی قربانی جان و مال کی قربانی سے بڑھ کر ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ 1987ء میں پیدا ہونے والے واقفین نو ہماری آنکھوں کے سامنے جوان ہو رہے ہیں اور عملی زندگیوں میں قدم رکھ چکے ہیں۔ یقینی طور پر یہ بھی احمدیت کی سچائی اور الٰہی قدرت کا ایک نشان ہے کہ آج سے سترہ سال قبل، جب احمدیت قبول کرنے والوں کی تعداد اوسطاً ایک لاکھ سالانہ بھی نہ تھی تو خدا نے کروڑوں نئے احمدیوں کو سنبھالنے کے لئے ایسا بیج بویا جس کی فصل عین ضرورت کے وقت تیار ہو۔

تادم تحریر اٹھائیس ہزار سے زائد مجاہدین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں ایسی فوج میں شامل ہو چکے ہیں جس کے ہاتھ میں تلوار کی بجائے قرآنی دلائل ہیں۔

کہاوت ہے کہ بچوں کی تربیت ان کی پیدائش سے بھی اٹھارہ بیس سال پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر ماں کی تربیت اعلیٰ ہوگی تو اس کی بچوں کی تربیت خود بخود ہو جائے گی۔ آج دس ہزار سے زائد بچیاں اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ ان بچیوں کی تعلیم و تربیت جس اعلیٰ معیار سے ہو رہی ہے اس کی ادنیٰ مثال بھی پوری دنیا میں نظر نہیں آسکتی۔ اور صرف چند سالوں کے بعد جب ان کی نسل دینی و دنیاوی علوم سے مکمل طور پر لیس ہو کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا جھنڈا پوری دنیا میں گاڑنے کے لئے نکلے گی تو کس میں طاقت ہوگی جو دین حق کی فتح میں رکاوٹ بن سکے؟

آخر میں اپنے تمام احباب سے جو زندگی کے اس موڑ پر ہیں جہاں ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اولادوں میں اضافہ کا امکان ہے۔ یہ گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قبل از پیدائش وقف کرکے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم حاصل کریں۔

سب سے زیادہ تیز رفتاری سے بڑھنے والا پودا:۔

بانس (Bamboo) ایک قسم کا گھاس، ایک دن میں 3 فٹ تک بڑھ سکتا ہے۔

بدرالنساء اقبال صاحبہ

بیگم زبیدہ بانی کا کچھ ذکر خیر

اپنی پیاری ممانی جان محترمہ زبیدہ بانی صاحبہ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بارے الفضل میں پڑھ کر مجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بار پھر نہ بھولنے والے پیارے پیارے سلوک یاد کرنے کا موقعہ مل گیا۔

ہمارے گھر کے ساتھ محترم شیخ فضل حق گارڈ صاحب نے ایک بنگلہ نما کوٹھی تعمیر کروائی۔ ان کی بیٹی محترمہ احمدی بیگم زہرہ صاحبہ سے میری دوستی ہوگئی۔ وہ میری معلمہ بھی تھیں۔ انہوں نے مجھ کو قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھانا شروع کردیا۔ ان کی شادی ہوگئی پھر بھی آنا جانا رہتا۔ پھر فضل حق گارڈ صاحب نے کوٹھی بیچ دی۔ میں اکیلی ہوگئی میری کوئی بہن بھی نہ تھی میں اداس رہتی۔

سردی کا موسم تھا ایک شام کو بہت سے کتوں کے بھونکنے کی آواز آئی امی جان نے کھڑکی سے دیکھا ایک بچی خوف سے سہمی ہوئی دروازے سے چپکی ہوئی رو رہی ہے۔ امی جان نے دروازہ کھول کر بچی کو لے لیا اور کمبل میں لپیٹ کر گود میں لے کر بیٹھ گئیں۔ میں دودھ گرم کرکے لائی بچی پیتے ہی سوگئی۔ میں نے رورو کر دعامانگنی شروع کردی کہ اللہ کسی طرح یہ ہمارے پاس رہ جائے۔ بھلا یہ بھی کوئی دعا تھی جو قبول ہوتی۔ ناناجان نے بیت الذکر میں اعلان کروادیا اور بچی کے داداجان آکر لے گئے۔

محترم شیخ فضل حق گارڈ صاحب کا بنگلہ کسی اور خاندان نے خرید لیا۔ جن کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ یہ خاندان محترم سیٹھ محمد صدیق بانی کا تھا۔ بچے بہت پیارے، جیسے خوبصورت تھے ویسے ہی نیک سیرت بھی تھے۔ یہ بچے ہمارے یہاں کھیلتے رہتے۔ ایک روز امی جان نے دروازے پر سے ہی آنے کے لئے منع کردیا کہ میرے بچوں کو خسرہ نکلا ہوا ہے کہیں تم لوگوں کو بھی نہ لگ جائے جب ٹھیک ہوجائیں گے پھر آنا۔

بچوں نے گھر جاکر بتایا تو محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب اہلیہ محترمہ کے ساتھ ہمارے یہاں تشریف لائے۔ نیک صورت نیک سیرت پروقار، بیٹھک میں بیٹھ گئے اور بیگم صاحبہ اندر دالان میں آگئیں۔ امی جان نے سمجھا بچوں کو آنے کے لئے منع کردیا ہے تو شائد ان کو برا معلوم ہوا۔ ناراضگی کا اظہار کرنے آئی ہیں۔ اس لئے معذرت کے رنگ میں بولیں کہ میں نے اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں آپ کے بچے بھی بیمار نہ ہوجائیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ نے کہا آپ کے بچوں کی بیماری کا سن کر تو ہم آئے ہیں۔ آپ ہمیں اپنا سمجھیں۔ ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت ہو یا کسی اور خدمت کی ضرورت ہو جو ہم کرسکیں۔ ہمیں بتایا کریں۔ خدمت کے لئے ہم ہر وقت حاضر ہیں۔ اور گھر جاکر فوراً ہی کھانا پکا کر خادم کے ہاتھ بھیج دیا۔ پھر ہم بھی موسمی بخار میں مبتلا ہوگئے۔

آپ کے ہاں سے روزانہ کھانا آتا اور آپ خود صبح آتیں اور ہمارے گھر کی صفائی کرتیں اور ہاتھ سے چلانے والے نلکے سے خود بالٹیوں میں پانی بھرتیں۔

ہم تو اکیلے ہی ہوتے تھے۔ ابا جان تو حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ ہوتے تھے۔ جب بچے اور ہم صحت یاب ہوگئے امی جان سیٹھ صاحب کے ہاں شکریہ ادا کرنے گئیں تو اس وقت امی جان کو معلوم ہوا کہ سیٹھ صاحب کا کیا نام ہے۔ یہ نام سن کر امی جان کی آنکھوں میں ایک دم بے اختیار آنسو آگئے۔ سیٹھ صاحب کی بیگم صاحبہ نے پوچھا کیا بات ہے آپ اتنی اداس اور غم زدہ کیوں ہوگئیں۔ امی جان نے آنسو پونچھتے ہوئے بتایا کہ میرے بڑے بھائی کا بھی یہی نام تھا جو اللہ میاں کو پیارے ہوگئے۔ وہ مجھ کو یاد آگئے۔ انہوں نے امی جان کو تسلی دلاتے ہوئے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ غم نہ کریں، میں آج سے آپ کو اپنے شوہر کی بہن ہی سمجھوں گی۔ اور اپنے بچوں سے کہا کہ آج سے ان کو پھوپھی جان کہا کرو۔ یہ تمہاری پھوپھی لگتی ہیں۔ بچے خوشی کے مارے ہمارے گھر بھاگے آئے اور میرے نانا جان سے کہا آپ ہمارے دادا جان لگتے ہیں۔ نانا جان حیران بھی ہوئے اور خوش بھی۔ امی جان کے آنے پر نانا جان نے ساری بات سنی تو ان کی آنکھوں میں بھی آنسو جھلک آئے۔

امی جان دونوں بچوں کو قرآن شریف پڑھاتیں اور میں اردو اور حساب۔ جب یہ لوگ گرمیوں کی چھٹیوں میں کلکتہ چلے جاتے تو میرا وقت روتے ہی گزرتا۔ بعض دفعہ بیگم زبیدہ بانی جن کو میں ممانی جان کہتی تھی مجھے بھی لجنہ کے اجلاس میں لے جاتیں۔ ان کو بڑے بڑے چندے لکھواتے دیکھ کر حیرانی ہوتی۔ ایک دفعہ جب چندہ لکھوانے کی باری آئی تو میں نے آٹھ آنہ لکھوایا اور ممانی جان جب لکھوانے لگیں تو کسی میں آٹھ سو اور کسی میں گیارہ سو۔ میں نے حیران ہوکر کہا ممانی جان یہ میرے آٹھ آنہ کی کیا وقعت ہے آپ کے چندے کے سامنے، تو پیار سے بولیں، اللہ تعالیٰ کی نظر دل پر ہوتی ہے وہ رقم کو نہیں دیکھتا۔ تمہارا یہ آٹھ آنہ اس کی نظر میں چمک رہا ہوگا۔ اس کی نظر میں شائد ہمارے چندوں کی کوئی وقعت نہ ہو۔ ان کا لباس تو سادہ ہوتا ہی تھا مگر گھر کا رکھ رکھاؤ بھی سادہ تھا۔

ایک روز میں ان کے گھر گئی تو ممانی جان روٹیاں لگا رہی تھیں۔ کہنے لگیں آؤ ہم دونوں یہاں پر ہی کھا لیں۔ نیاز بو کی چٹنی پیسی اور پیاز تھے۔ نامعلوم اتنا مزہ اس چٹنی میں کہاں سے آگیا تھا۔

آپ اپنے ملازم بچے کا بھی بہت خیال رکھتیں۔ اپنے ہاتھ سے حلوہ بنا بنا کر کھلاتیں اور ساتھ ہی کہتی جاتیں، پیٹ بھر کر کھاؤ ابھی تم نے سودا بھی لانا ہے اور گھر کا کام بھی کرنا ہے۔ یہ بچہ بھی خوب تندرست نظر آتا۔ نوکر کا اتنا خیال کرتے میں نے آج تک کسی کو نہ دیکھا۔

ممانی جان گرمیوں کی چھٹیوں میں کلکتہ جاتے ہوئے چابیاں ہمارے سپرد کرجاتیں۔ تقسیم ملک سے پہلے آپ کلکتہ جاتے ہوئے چابیاں دینے آئیں تو بہت اداس اور فکر مند نظر آئیں۔ بولیں انڈیا میں فسادات ہو رہے ہیں۔ آنکھوں میں آنسو لئے گلے مل کر چلی گئیں۔ پھر کچھ دن میں ہمیں بھی قادیان چھوڑنا پڑا۔ اور پھر ملاقات نہ ہوسکی۔

انڈیا جائیں یا پاکستان ان کی خدمات کی روشنی ہر جگہ ہے۔ بیت الذکر، لنگر خانہ، ہسپتال، طلباء کے علاوہ بیوہ، یتیموں، غرباء کے ساتھ سلوک۔ آجکل خدا کے فضل سے ربوہ کا الفضل میرے پاس آتا ہے تو عزیزم شریف احمد بانی کی خدمات کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ اپنے ابا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

محمود احمد انجم صاحب

آسمان پر ستاروں کا جھرمٹ ثریا

ثریا آسمان پر پائے جانے والے بہت سے ستاروں پر مشتمل ایک مجموعے کا نام ہے۔ آنحضرت ﷺ کی احادیث میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ جس میں آپؐ نے ایمان کے ایک زمانے میں ثریا پر چلے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔

اس مضمون میں ثریا کا مطلب، جدید تحقیقات، مختلف شعراء کے اظہار خیال وغیرہ شامل کئے گئے ہیں۔ تاکہ اس کی دینی و دنیاوی حیثیت واضح ہوسکے۔

ثریا کا مطلب

لفظ ثریا ثروی کی تصغیر ہے۔ جس کے معنی متمول مالدار کے ہیں۔ اس میں تصغیر اس لئے ہے کہ مذکور ستاروں میں قدرے کثرت ہے۔ اسے انگلش میں Pleiades کہتے ہیں جو کہ یونانی لفظ ہے۔ یونانی میں Pleiades کا مطلب ہے Doves (فاختائیں)۔

یہ کئی ستاروں کے مجموعے کا نام ہے۔ ستاروں میں بعض مجموعے انگوروں کے گچھوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں اس میں سے بہترین مثال عقد ثریا کی ہے۔ ستاروں کا یہ مجموعہ "النجم" کے نام سے بھی موسوم ہے۔

قدیم یونان میں زمانہ جاہلیت میں یہ تصور تھا کہ یہ سات بہنیں ہیں۔ Pleiades were seven sisters. ان کی والدہ Pleione اور والد Atlas تھا جسے Zeus دیوتا کی طرف سے آسمان کو کندھے پر اٹھانے کی سزا ملی ہوئی تھی۔ ایک دن یہ سات بہنیں (یعنی یہ سات ستارے) اپنی والدہ محترمہ Pleione کے ساتھ سفر کر رہی تھیں کہ Orion نے انہیں دیکھ لیا اور وہ Pleione کے ساتھ محبت میں اور اس کی بیٹیوں کی محبت میں مبتلا ہوگیا۔ اس نے ان کی چاہت حاصل کرنے کے لئے کافی وقت گزارا مگر ناکام رہا۔ کئی سالوں کے بعد Zeus نے ان بہنوں کی مدد کی اور انہیں فاختاؤں کی صورت میں تبدیل کرکے آسمانوں کی طرف اڑا دیا جو آج ستاروں کی شکل میں نظر آتی ہیں۔

جدید تحقیقات

تحقیق کے مطابق یہ 500 اور ایک تحقیق کے مطابق 625 ستاروں کا مجموعہ ہے۔ جن میں سے 7 کو ظاہری آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر نظر تیز ہو تو 11 (گیارہ) ستارے اس کے دیکھے جاسکتے ہیں۔ چھوٹی دوربین سے 100 تک اور بڑی دوربین سے 625 ستارے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

سائنسدانوں نے ستاروں کے مجموعوں کو نمبر الاٹ کئے ہوئے ہیں۔ اس میں ثریا ستارے (جو کہ ستاروں کا مجموعہ ہیں) کا نمبر M45 ہے۔

مشہور ہیئت دان ابی الرجال نے اس کے متعلق کہا ہے "دجاجة السماء مع بناتها" ترجمہ: آسمان کی مرغی اور اس کے چوزے۔ اسی کی مناسبت سے انہیں انگریزی میں Hen and Chicken بھی کہتے ہیں۔

موسم خزاں سے بہار تک اس ستارے کو دیکھا جا سکتا ہے۔ مشرق میں دائیں طرف اس ستارے کے مجموعے میں سے ظاہری آنکھ سے 7 ستاروں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ موسم پرسکون ہونا چاہئے۔ یہ زمین سے 410 نوری سال کے فاصلے پر ہے۔ عربوں کے ہاں تصور تھا کہ بوقت طلوع آفتاب اس کے نکلنے پر اگر بارش ہو تو وہ پیداوار کی بہتات کا باعث ہوگی۔

عرب شعراء کے کلام میں بھی ثریا کا ذکر پایا جاتا ہے۔ مشہور شاعر امرءالقیس نے کہا ہے۔

اذا ما الثُّريَّا فِی السّماء تعَرَّضَتْ
تعَرُّض اِثناءِ الوِشاحِ المفصّلِ

ایک اور شاعر نے کہا ہے۔

أيّها المنكح الثريّا سُهيلاً
عمرك اللّه كيف يلتقيان

یہاں لفظ ثریا عورت کے نام کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

تنعیم

مکہ سے شمال کی جانب قریباً 3 میل کے فاصلے پر تنعیم کا مقام ہے۔ مکہ میں باہر سے آنے والوں کے لئے یہ میقات ہے۔

تبصرہ کتب

بزنس اینڈ ہوم ٹیلی فون ڈائریکٹری

مرتبہ وناشر: عبدالحمید صاحب فیکٹری ایریا ربوہ
کمپوزنگ: عبدالمعطی شاہد صاحب
صفحات: 208

ربوہ میں جب سے ٹیلیفون کا نظام ڈیجیٹل ہوا ہے، شہریوں کو فون کرنے اور سننے کی کئی سہولیات میسر آگئی ہیں۔ اور بعض افراد اور پرائیویٹ ادارہ جات نے ایک سے ایک بڑھ کر فون نمبرز اور متعلقہ ضروری معلومات پر مشتمل ڈائریکٹریز شائع کی ہیں جن کی مدد سے احباب آسانی کے ساتھ مطلوبہ نمبر تلاش کر لیتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک بزنس اینڈ ہوم ٹیلی فون ڈائریکٹری ہے جو عبدالحمید صاحب کئی برسوں سے شائع کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس وقت خاکسار کے سامنے اس ڈائریکٹری کا تازہ ایڈیشن موجود ہے۔ جس میں رنگین خوبصورت ٹائیٹل سمیت متعدد تبدیلیاں اور اضافے کئے گئے ہیں۔

زیرنظر کتاب کے تیسرے صفحہ پر تفصیلی انڈیکس موجود ہے جس کی مدد سے آپ کسی بھی شعبے کا نمبر آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں۔ ان شعبہ جات میں ایمرجنسی نمبرز، میڈیکل سیکشن، دفاتر، مارکیٹس، حکومتی ادارہ جات، محلّہ جات اور مضافات وغیرہ اہم ہیں۔ ان کے علاوہ 211 تا215 کے تمام سیریل نمبرز بھی درج کئے گئے ہیں۔ سیریل نمبروں کا بہت فائدہ ہے ان کی مدد سے کسی بھی ٹیلیفون نمبر کا ایڈریس نوٹ کیا جاسکتا ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے بھی نام اور ایڈریس کے ساتھ لسٹ موجود ہے۔ اس طرح اس ڈائریکٹری میں ربوہ کے فون نمبرز کی درج ذیل تین لسٹیں بنائی گئی ہیں۔

1۔شعبہ جات اور محلّہ جات کے نمبرز
2۔211 تا215 کے سیریل نمبرز
3۔حروف تہجی کے لحاظ سے نمبرز

ان لسٹوں کی موجودگی میں اس کتاب کی انفرادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض دیگر وجوہات کی بنا پر بھی اس کو منفرد مقام حاصل ہے۔ جن میں سٹوڈنٹ ایڈیشن، ٹریولرز ایڈیشن، تفریحی مقامات اور انٹرنیشنل کوڈز شامل ہیں۔ سٹوڈنٹ ایڈیشن میں پاکستان کے کالج، یونیورسٹیوں اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے نام اور ویب سائیٹ ایڈریسز درج کئے گئے ہیں۔ ان ادارہ جات کی کسی بھی ویب سائیٹ پر جا کر آپ متعلقہ ادارہ میں داخلہ کے تازہ ترین پروگرام اور فیسوں کی تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں۔ ٹریولرز ایڈیشن میں ایئرلائن کمپنیز فیصل آباد اور ایئرٹریول کمپنیز ربوہ کے فون نمبرز نیز مختلف ممالک کے پاکستان میں موجود ایمبیسیز کے پتہ جات فون اور فیکس نمبرز وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان کے تفریحی مقامات میں وادیٔ کاغان کے قابل دید مقامات کے بارے میں مختصر مگر جامع نوٹ لکھے گئے ہیں نیز وادیٔ کاغان اور سوات کے ہائیکنگ ٹریک اور نقشہ جات بھی موجود ہیں۔ ان اضافی معلومات کے بعد اس ڈائریکٹری کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔ جس میں نہ صرف فون نمبرز بلکہ بعض قیمتی معلومات بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مرتب اور ان کی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ایف۔ شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37159 میں محمد یوسف ایاز ولد حاجی احمد خان ایاز قوم گجر پیشہ ریٹائرڈ عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وینکور کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی رقبہ 3 کنال واقع موضع تحصیلہ ضلع گجرات مالیتی -/900000 روپے۔ 2۔ اراضی رقبہ ساڑھے چار مرلے واقع موضع سنت نگر ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/30000 روپے۔ 3۔ مکان رقبہ ایک کنال واقع کھاریاں ضلع گجرات کا نصف حصہ مالیتی -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$800 ڈالر ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یوسف ایاز ولد حاجی احمد خان ایاز وینکور کینیڈا گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان وینکور کینیڈا گواہ شد نمبر 2 حمیداللہ کینیڈا

مسل نمبر 37170 میں امتہ السلام زوجہ حفیظ احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان والانز دربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/14000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ السلام زوجہ حفیظ احمد عثمان والانز دربوہ گواہ شد نمبر 1 کریم احمد ولد فضل الدین وصیت نمبر 24855 گواہ شد نمبر 2 منور احمد ولد فضل احمد وصیت نمبر 31644

مسل نمبر 37191 میں محمد فاروق ولد محمد شریف قوم کھوارہ پیشہ واقف زندگی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40 گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4036 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد فاروق ولد محمد شریف 40 گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مغفور احمد منیب ولد علی احمد وصیت نمبر 20559 گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد جاوید ولد چوہدری ولی محمد وصیت نمبر 22471

مسل نمبر 37192 میں نسرین بیگم بنت غلام نبی قوم کھوکھر پیشہ بیوٹی پارلر عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مردان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/18000 روپے۔ 3۔ ایک عدد مکان رقبہ 10 مرلے کا نصف حصہ مالیتی -/1150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسرین بیگم بنت غلام نبی مردان گواہ شد نمبر 1 نصرالدین انجم ولد چوہدری شمس الدین مردان گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد قریشی ولد زکریا احمد قریشی مردان

مسل نمبر 37193 میں مسعودہ بیگم بیوہ عبدالکریم قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شام گنج مردان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی اڑھائی تولے۔ 3۔ نقد رقم -/168000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1498 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مسعودہ بیگم بیوہ عبدالکریم مردان گواہ شد نمبر 1 فیاض احمد ولد کمال الدین صاحب مردان گواہ شد نمبر 2 چوہدری طارق محمود احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب مردان

مسل نمبر 37194 میں مبارک احمد بھٹی ولد محمد صدیق بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ قومی بچت سکیم میں جمع رقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5750 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10

حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد بھٹی ولد محمد صدیق بھٹی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود وصیت نمبر 20932 گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال قریشی ولد قریشی عبدالحق صاحب اسلام آباد

مسل نمبر 37195 میں صباح الظفر طارق بنت مبشر احمد طارق قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک L-5/3 ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صباح الظفر طارق بنت مبشر احمد طارق چک نمبر L-5/3 ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر ولد چوہدری نذیر احمد گھمن جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد کوثر ولد چوہدری فتح محمد صاحب درویش دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 37196 میں محمود احمد طارق ولد مبشر احمد طارق قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر L-5/3 ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود احمد طارق ولد مبشر احمد طارق چک نمبر L-5/3 ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر ولد چوہدری نذیر احمد گھمن جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد کوثر والد چوہدری فتح محمد صاحب درویش چک نمبر L-5/3 ضلع جھنگ

مسل نمبر 37197 میں اللہ رکھا باجوہ ولد میراں بخش باجوہ صاحب قوم باجوہ پیشہ زراعت عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 143 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 9 ایکڑ مالیتی -/1800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اللہ رکھا باجوہ ولد میراں بخش باجوہ چک نمبر 143 مراد ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 ناصر حسین باجوہ پسر موصی گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد ولد غلام رسول چک نمبر 143 مراد ضلع بہاولپور

مسل نمبر 37198 میں مہر وقار احمد ولد مہر اللہ یار قوم میکن پیشہ دوکانداری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خضر ٹاؤن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد مکان رقبہ 7 مرلے واقع خضر ٹاؤن علی پور مالیتی -/519000 روپے۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 3 مرلے واقع ملتان روڈ علی پور مالیتی -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مہر وقار احمد ولد مہر اللہ یار علی پور گواہ شد نمبر 1 اوصاف احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 محمد انعام اللہ طارق ولد وصاف احمد علی پور

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد کمال صاحب کارکن وکالت علیاء لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم چوہدری کمال محمد صاحب (چوہدری کریانہ سٹور ربوہ) ولد مکرم چوہدری شیر محمد صاحب مرحوم آف بقاپور ضلع گوجرانوالہ حال مقیم دارالعلوم غربی حلقہ ثناء مورخہ 20 جولائی بروز منگل بعمر 62 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم پنجوقتہ نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ
محترم عبداللطیف صاحب

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بیوہ محترم عبداللطیف صاحب مرحوم 6/34 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم عبداللطیف صاحب ولد محترم عبدالغنی صاحب مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر 12/25 دارالرحمت شرقی ربوہ برقبہ دس مرلہ میں سے 2 مرلہ 60 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے یہ رقبہ میرے بیٹے محترم عارف محمود ابن محترم عبداللطیف مرحوم کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثا کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثا کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ روبینہ نصرت صاحبہ (دختر)
(3) محترمہ زرینہ نصرت صاحبہ (دختر)
(4) محترم عارف محمود صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شمیم احمد نیر صاحب مربی سلسلہ حال چک نمبر 368/TDA ضلع لیہ کو مورخہ 7 جولائی 2004ء کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "جاذبہ احمد" عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد صادق بھٹی کھاریاں شہر حال چپ بورڈ فیکٹری جہلم کی نواسی اور مکرم عبدالباقی صاحب بھٹی گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی پوتی ہے۔

احباب کی خدمت میں بچی کے نیک صالح قرۃ العین اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترم رفیق احمد ناصر بابت ترکہ
محترم میاں عبدالغنی صاحب مرحوم)

محترم رفیق احمد ناصر صاحب 10/43 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم میاں عبدالغنی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں قطعہ نمبر 10/43 (فیکٹری ایریا ربوہ) محلہ دارالرحمت برقبہ دس مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ جملہ ورثا کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترم رفیق احمد ناصر صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر قضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

ساتھ اس مقام پر جلوہ نما ہوا جہاں محمدؐ اور اصحاب محمدؐ خیمہ زن تھے۔ ہاں یہ وہی دن تھا جب عرش خداوندی اس زمین پر اتر آیا جو آسمانوں سے بلند تر اور روشن تر تھی۔ جہاں قلب مصطفوی نور ازل کی تخت گاہ بنا ہوا تھا۔ جہاں روح محمدؐ عشق کا یہ سرمدی نغمہ الاپتے ہوئے طواف کر رہی تھی۔

لبیک اللھم لبیک لاشریک لک

خبریں

قومی اسمبلی میں ہنگامہ قومی اسمبلی میں متحدہ اپوزیشن نے فتح جنگ میں قتل ہونے والے پیپلز پارٹی کے تین کارکنوں کے بارے میں تحریک التواء اور وزیر داخلہ کی طرف سے جماعت اسلامی کے بارے میں دیئے گئے بیان سے متعلق تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت نہ دینے پر شدید احتجاج کیا۔ مجلس عمل کے واک آؤٹ کے اعلان پر سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

تمام ادارے عارضی ملازمین کو مستقل کریں وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین نے پی ٹی سی ایل کے 4400 ملازمین کو مستقل کرنے کا اعلان کیا اور تمام محکموں کو ہدایت کی کہ وہ ڈیلی ویجز کارکنوں کو مستقل کرنے کی پالیسی تیار کریں۔ اس کا مقصد کارکنوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کرنا ہے۔

ارکان پارلیمنٹ وعدے پورے کریں صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ارکان پارلیمنٹ عوام سے کئے گئے وعدے پورے کریں۔ اختیارات کو ذاتی مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ ماضی میں اقربا پروری اور کرپشن کے باعث جمہوری ادارے کھوکھلے ہوگئے۔

اسلام آباد میں خطیب کی گرفتاری کیلئے چھاپہ اسلام آباد میں لال مسجد کے خطیب مولوی عبدالعزیز اور نائب خطیب مولوی عبدالرشید کی گرفتاری کیلئے مسجد۔ مدرسے اور گھروں پر پولیس نے چھاپہ مار کر تلاشی لی۔ پولیس رات اڑھائی بجے مولوی عبدالعزیز کو فوج کے خلاف بغاوت کے الزام میں گرفتار کرنے ان کے گھر گئی مگر وہ اور ان کے بھائی چھاپے سے قبل روپوش ہو گئے۔ علماء نے ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا کہ مولانا کسی صورت میں گرفتاری نہیں دیں گے۔ اور پولیس کے چھاپوں کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔

ضرورت مکان کرایہ + خادمہ

دارالصدر شمالی یا غربی میں ایک عدد کرائے کے مکان کی ضرورت ہے جس میں کم از کم دو بیڈ رومز ہوں۔ مالک مکان حضرات رابطہ فرمائیں۔ ایک خادمہ کی ضرورت ہے جو بڑی عمر کی ہو۔ امیر صاحب/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے تشریف لائیں۔ کام کی تفصیل بالمشافہ طے کی جائے گی۔

رابطہ: کوارٹر A-7 تحریک جدید ربوہ فون: 211482

مکان برائے فروخت

3 کمرے، کچن، سٹور، دو اٹیچ باتھ روم، چار ہزار گیلن انڈر گراؤنڈ اور چھ سو گیلن اوور ہیڈ واٹر ٹینک مکان نمبر 8/25 دارالرحمت شرقی ربوہ۔ رقبہ 10 مرلے
سید مسعود احمد شاہ فون: 04524-212158

نجف میں دوبارہ جنگ شروع بغداد کے شہر نجف میں دوبارہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ امریکی طیاروں نے نجف کے تاریخی قبرستان میں زبردست بمباری کی۔ فلوجہ میں اتحادیوں کو پسپا کر دیا گیا ہے۔ عراق میں مختلف حملوں کے دوران 11۔ امریکیوں سمیت 19۔ افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے ہیں۔ مقتدیٰ الصدر نے پوپ جان پال کی ثالثی کی پیشکش قبول کر لی ہے۔ ایران اور سعودی عرب نے زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ عراق میں خونریزی بند کرائے۔

دینی مدارس کے خلاف کارروائی پر احتجاج کراچی کے آٹھ ہزار سے زائد مدارس پر مشتمل بورڈ وفاق المدارس عربیہ پاکستان نے دینی مدارس کے خلاف کارروائیوں پر عوامی سطح پر ملک گیر تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا اور کہا ہے کہ مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے۔

ویگن کھائی میں گرنے سے دس ہلاک سکردو شکر روڈ پر موڑ کاٹتے ہوئے ویگن کھائی میں گر جانے سے تین خواتین سمیت دس افراد ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں میں سے تین کی حالت نازک ہے۔

چین نے گائیڈڈ میزائل کا تجربہ کر لیا چین نے ایک نئے گائیڈڈ میزائل کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔

1000 یہودی بستیاں اسرائیلی وزیراعظم نے مغربی کنارے میں 1000 یہودی بستیاں قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ غزہ میں یہودی بستی کے قریب اسرائیلی فوجیوں نے فائرنگ کر کے 2 فلسطینیوں کو مار دیا۔

دراندازی ختم نہیں ہوئی بھارتی فوج کے سربراہ جنرل این سی وج نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن سے دراندازی ختم نہیں ہوئی۔ کشمیر میں حریت پسندوں کو کچل کر رکھ دیں گے۔ کنٹرول لائن پر باڑ لگانے کا 80 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

حاضرین کھڑے ہو گئے۔ اس طرح 12 ویں قومی چیمپئن شپ ایج گروپ انڈر 15 و 18 اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد جملہ کھلاڑیوں، آفیشلز اور مہمانان کے اعزاز میں گلشن احمد نرسری میں عشائیہ دیا گیا۔

اس موقع پر انتظامیہ نے ایک خوبصورت بروشر بھی شائع کیا تھا۔ جس میں ربوہ کا تعارف و رنگین تصاویر پنجاب سوئمنگ ایسوسی ایشن کے انڈر 15 کے ماہر سوئمرز اور جھنگ ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کی تصاویر، قائداعظم کا فرمان، یونس شفیق چوہدری صدر پاکستان سوئمنگ فیڈریشن، کامران لاشاری صدر پنجاب سوئمنگ ایسوسی ایشن کامران بٹ سیکرٹری پنجاب سوئمنگ ایسوسی ایشن اور رفیق احمد ناصر صدر جھنگ ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن کے پیغامات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مذکورہ ایسوسی ایشنز کی انتظامیہ، آفیشلز، کھیلوں کی تفصیلات اور پروگرام وغیرہ شامل ہیں۔ (رپورٹ: ایف شمس)

ESTD 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز۔ ربوہ

ریلوے روڈ: 04524-214750

اقصیٰ روڈ: 04524-212515

پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

ترقی کی شاہراہ پہ گامزن

لیپرو سکوپک (کیمرے اور دوربین سے) سرجری کا آغاز

پتے کی پتھری۔ گائنی کے مریضوں کی تشخیص کیلئے

زیر نگرانی: اسسٹنٹ پروفیسر اظہر جاوید احمد (ایف سی پی ایس)

18۔ اگست کے بعد ہر بدھ دوپہر 3 بجے کے بعد

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ فون: 214499-213944

ہیپاٹائٹس کے مریض متوجہ ہوں

ہیپاٹائٹس C ایک مزمن مرض ہے جو شروع ہونے سے 10 سے 30 سال بعد تک اپنے نقصانات ظاہر کرتا رہتا ہے۔ صرف 5 فیصد مریض (وہ بھی مرض کے 20 سال بعد) اس کی وجہ سے جگر کے سکڑاؤ یا کینسر کا شکار ہوتے ہیں۔ HCV مثبت ہونے پر گھبراہٹ کا شکار مت ہوں ہفتوں اور دنوں میں علاج کرنے والوں سے ہوشیار رہیں۔ اگر آپ کا SGPT حد کے اندر ہے تو آپ کو قطعاً پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا علاج جتنی آہستگی سے ہوگا اتنا ہی دیرپا ہوگا۔ HCV منفی ہونے پر علاج یکدم مت چھوڑیں اس کی تصدیق Blood RNA کے ٹیسٹ سے 6 ماہ کے وقفہ سے دو دفعہ کروائیں۔ اگر وائرس منفی ہو تو پھر آپ کا علاج مکمل ہے۔ یاد رکھیں 30 فیصد HCV کے منفی یا مثبت ٹیسٹ غلط ہوتے ہیں۔ HCV اور HBV کے بارے میں مکمل معلومات راہنمائی اور قابل علاج کیلئے رجوع فرمائیں

نوٹ: ELISA ٹیسٹ میں ٹیسٹ کرنے والے حضرات RE-ACTIVE اور NON-REACTIVE لکھ دیتے ہیں۔ ٹیسٹ کٹ کے مطابق RE-ACTIVE سے مراد مثبت اور NON-REACTIVE سے مراد منفی ہے NON-REACTIVE رپورٹ سے دھوکا میں مت آئیں اس کے علاج کی ضرورت نہیں ہے۔ (مفاد عامہ کیلئے شائع کیا گیا ہے)

04524-212750

E-mail:basitq@msn.com

Fine & The Best F.B

ہومیو کلینک اینڈ سٹورز طارق مارکیٹ ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔ اگست 2004ء

طلوع فجر	4:05
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
وقت عصر	4:51
غروب آفتاب	6:51
وقت عشاء	8:18

سانحہ ارتحال

مکرمہ رقیہ پیر صاحبہ اہلیہ مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب آف بیت الفضل سانگھڑ حال فلاڈلفیا امریکہ مورخہ 12۔ اگست 2004ء کو فلاڈلفیا میں بعمر 54 سال وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ کی بیٹی اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 13۔ اگست کو فلاڈلفیا میں بعد نماز جمعہ مکرم اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ فلاڈلفیا ریجن نے پڑھائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں مورخہ 16۔ اگست کو میت ربوہ پہنچی، اسی روز بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سانگھڑ اور سیکرٹری ناصرات فلاڈلفیا کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صابرہ، مہمان نواز اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ خدمت دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی تھیں، آپ مکرم رضی اللہ وڑائچ صاحب (ر) مینیجر یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ ناصر آباد ربوہ کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم پیر انیس الرحمٰن صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ عائشہ پیر صاحبہ اور حمیرا پیر صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

سی پی ایل نمبر 29